

مجلسِ کبیرِ حزبِ انصافِ حفیظِ دارِ عالیہِ محمبیہ کاترجمان

پندرہ روزہ

مجلسِ کبیرِ حزبِ انصافِ حفیظِ دارِ عالیہِ محمبیہ

حبیرہ

مدیرِ انجمنِ محمدیہ بھاء الحق قاسمی

نمبر ۳۰

بھیرہ پنجاب، یکم اگست ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ

جلد ۱۱

مَنْ لَمْ يَصْرِحْ بِاللَّهِ

یہ زمانہ مادہ پرستی اور سرمایہ داری کا ہے۔ دین و دنیا کا کوئی کام بھی ان سرمایہ کے چل نہیں سکتا۔ ایسی حالتیں ظاہر ہے کہ ہم جن منافقین کی کو ایک اٹھیں اور جو پیغامِ حیاتِ مسلمانوں تک پہنچانا چاہتے ہیں اس کے لئے کتنے سرمایہ کی ضرورت ہے جس کے بل بوتے پر خدا تو کا پیغامِ خدا کے نزدیک سہم و مسلسل پہنچتا ہے مگر آہ ہم غریبوں کے پاس اتنا سرمایہ کہاں۔ اس پر مستزاد یہ کہ ہمیں الاسلام کے سر پر نہ کسی سرمایہ دار کا ٹھکانہ نہ حکومت کی خوشامد و چالوسی کی روپیہ و سنہری مصلحتیں جو اس کے اخراجات کی کفیل ہوں۔ نہ اس میں حسن و عشق کی عرباں تصویریں اور داستانیں ہی ہیں جو رنگیں مزاجوں کو اپنی طرف مہینچ لیں اور نہ اس کا کوئی تجارتی پہلو ہو گا کہ وہ کتابوں کی تجارت سے اپنے اخراجات پورے کر لے۔ لے دے کے اسے ایسے خدا کا رانِ اسلام ہی کا سرمایہ ہے جو اپنے سینوں میں تبلیغِ اسلام کی ٹرپ اور خدمتِ دین کا درد و احساس رکھتے ہوں۔

ہم ان مسلمانوں سے پوچھنا چاہتے ہیں جو تبلیغِ دین اور خدمتِ اسلام کا سچا جذبہ اپنے سینوں میں رکھتے ہیں جو دنیا میں اس لئے آئے ہیں کہ کفر و شرک کی طاغوتی طاقتوں اور شیطانی فتنوں کو پاش پاش کر کے خدا کی حکومت قائم کریں اور جو اسلام کی حمایت و حفاظت میں اپنا جان و مال سب کچھ قربان کر دینے کے خوگر ہیں کہ جہاں ہم جریدہ کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں وہاں آپ بھی اپنے فرض سے غافل نہ ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ کتنے مسلمان اللہ کے نام پر شمسِ الاسلام کی امداد و توجہ کی طرف دستِ اکبر بڑھاتے ہیں۔

شمسِ الاسلام کے موجودہ سائیز یا جھرمیں کمی یا بیشی کا ارتخار اتحاد و اشاعت پر ہے اگر مسلمانوں نے ہماری اپیل پر صدمے بے بیک لبیک کی تو انشاء اللہ جریدہ کی حالت زیادہ بہتر ہوتی جائے گی۔

(میں نے)

سن ۱۳۵۷ ۵ جنم

مجلس مرکزی حزب الانصار
د فوج محمدی کی نگرانی

ملاحظہ

مجلس مرکزی حزب الانصار بھیرہ پنجاب

کیفیت کارکردگی و عرض حال

(۱) موضع ۱۰ جولائی سے مولوی عبدالرحمن صاحب میاوی حزب الانصار کی خدمات سے سکروٹش ہو چکے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف سات سال سے حزب الانصار کے شیعہ تبلیغ میں سرگرمی سے کام کرتے رہے ہیں آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انھوں نے کہ مولوی صاحب کے سیاسی رجحان و غرام کی تکمیل کے لئے حزب الانصار کا دائرہ عمل ناکافی تھا لہذا ان کے لئے مجلس سے علیحدگی ناگزیر تھی ہم بصمیم قلب اپنی سابق رشتہ کی جدائی پر رنج محسوس کرتے ہوئے بدرگاہ رب العزت ان کی فلاح و ترقی کے لئے دست بدعا ہیں، آمین

(۲) موضع ۲۰ جولائی ۱۹۳۷ء سے مولوی شفیق الرحمن صاحب فاروقی شائع مبلغ جماعت مرزائیہ قادیان کو تردید مزائیت کے لئے حزب الانصار کی طرف سے مبلغ مقرر کیا گیا۔ مولوی صاحب موصوف کی طرف سے ترک مزائیت کا اعلان اشاعت گذشتہ میں شائع ہو چکا ہے

(۳) یکم جولائی ۱۹۳۷ء سے مولانا خان مجھے صاحب مدرس مدرسہ عربیہ دار برٹن (ضلع شیخوپورہ) کے مشاہیر میں جن خدمات کے صلہ میں پانچ سو روپے ماہانہ کا اضافہ کیا گیا۔

(۴) موضع ۲۰ جولائی سے مولانا عبدالحق صاحب صدر مدرس دارالعلوم عزیزہ بیچہ علاقہ دو ماہ کی رخصت کے کراپنے وطن تشریف لینگے

(۵) موضع ۲۳ جولائی کو مقام لیائی حزب الانصار کی سرپرستی میں شاندار تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں کئی ترادر ہوائی مسلمان شریک ہوئے اور امیر حزب الانصار کی بصیرت و آواز نقر میر کے بعد مسلم عورتوں کو بازار کی خرید و فروخت سے باز رکھنے کیلئے لائحہ عمل مرتب ہوا۔ الحمد للہ

کہ کوٹ مین و لیائی میں یہ تحریک جیت قبول اور کامیاب ہوئی ہے

(۶) مولوی میمن شاہ صاحب علاقہ باریں اور مولوی حبیب اللہ صاحب آٹھری مجلس عتوۃ الحق بھون کی طرف سے (۱) کوٹی کے قصبات کا دورہ فرما رہے ہیں۔

ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریمہ بھیرہ

اعلائیات و ہدایات

(۱) سالقہ دستور العمل ۸ جولائی سے منسوخ قرار دیا جا چکا ہے جدید دستور العمل بطبع ہے جس قدر نسخے درکار ہوں جلد از جلد تمام جماعتیں طلب کریں۔ دستور العمل کی قیمت فی نسخہ دو پیسہ مقرر کی گئی ہے

(۲) ادارہ کے نام کی جملہ خط و کتابت کے لئے ناظم ادارہ عالیہ محمدیہ بھیرہ پنجاب کانپور کا کافی ہے تمام جماعتیں اپنی کالگنداری کی پندرہ روزہ رپوٹیں باقاعدہ ارسال کیا کریں۔

(۳) جدید دستور العمل کے رو سے مرکز کے مصارف کیلئے فاؤنڈا غظم صفا کے ماتحت ایک مرکزی بیت المال قائم کیا جائے تمام جماعتیں ہر رضا کار سے کم از کم ۱۰ روپے سالانہ چنہ وصول کر کے بیت المال کے نام روانہ کرے

تمام نوم نام حضرت صاحبزادہ محمد زین الدین صاحب فاؤنڈا غظم تحریک فوج محمدی مقام ترک ضلع میانوالی ارسال ہوں۔

(۴) جن مقامات پر گذشتہ ششماہی میں جدید جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ وہ بہت جلد رضا کاروں کی فہرست ادارہ میں روانہ کریں۔

(۵) صاحبزادہ محمد نضر الزمان صاحب فاؤنڈا غظم کے میاوالی کے بعد مولیٰ خیل کا دورہ کیا۔ اور وہاں کی جماعت کو منظم فرما رہے ہیں۔

(۶) صاحبزادہ محمد زین الدین صاحب فاؤنڈا غظم نے ضلع لائل پور کی جماعتوں کا معائنہ فرمایا۔ آپ کی سامعی جملہ سے چاک کے مسلمانوں میں افتراق و تشدد کے بجائے اتحاد و عمل پیدا ہو گیا ایک دوسرے کے خون کے پیا سے گلے مل رہے ہیں۔

(۷) جدید دستور العمل کے مطابق رضا کاران فوج محمدی کا پہلا تبلیغی کمپ بہت جلد بھیرہ میں منعقد ہوگا۔ اس کے متعلق فاؤنڈا تبلیغ صاحب کی طرف سے جملہ جماعتوں کے نام ہدایات جاری کی جائیں گی۔

نعت شریف

از سر لانا حافظ حکیم عبدالرسول صاحب کمال فہمندی مجددی کن بھر بار

پُر ذوق ساز جو ہم و جا	مروح اقوال و زباں	بگنم پی خود ایں دعا !	جانم خدا برنام تو
من خویش را دادم سگت	خواہم بگویت مسکنت	بخشد خدایم ایں عطا	جانم خدا برنام تو
زین نسبت عالی محل	گردید قلبم منفصل	حسن ادب کردہ رہا	جانم خدا برنام تو
روح شہنشاہی دست تو	اصحاب قدس صفات تو	ہم آل ذی عز و علا	جانم خدا برنام تو
بو بگنم پیر صدق و صفا	آل یار غارت با وفا	حق گفت، انبیین اذہا	جانم خدا برنام تو
ذی معدلت شاہ عمر	اہل حشم والا گہر	کردہ قوی اسلام را	جانم خدا برنام تو
عثمان ذی النورین را	رحمت کند بے حد خدا	پیروی علم و ہم حیا	جانم خدا برنام تو
شیر خدا شاہ علی	علامہ و کامل ولی :	نقبش مبارک مرتضیٰ	جانم خدا برنام تو
سید شباب اہل جناب	ذی شان و اعزاز عیاں	حسن مکرّم مجتبیٰ	جانم خدا برنام تو
سید شہید کمر بلا	شاہ حسین اہل تقیٰ	در راہ حق کردہ غزا	جانم خدا برنام تو
ہبت تو ز ہر ارض طاہرہ	صاحب کرامت ظاہرہ	نور جلی خیر النساء	جانم خدا برنام تو
بر صالحان امتت	ہم عالمان ملتت	رحمت شود بے حد جزا	جانم خدا برنام تو
براہل فقہ و اجتہاد	اہل عمل اہل جہاد	بخشش کند حق دانا	جانم خدا برنام تو
ایں خادمت عبدالرسول	آمد بہ در بہر قبول	منسوب شد بتوزابتہا	جانم خدا برنام تو

سُرخ نیل کا نشان ۱

یہاں سُرخ نیل کا نشان اُن حضرات کی آگاہی کے لئے لگا گیا ہے جن کے چندہ کی میعاد یکم و سولہ جولائی کو ختم ہو چکی ہے۔ گذشتہ اشاعت میں بھی سُرخ نشان لگا کر ان حضرات کو میعاد کے اختتام کی اطلاع دی گئی لیکن ان میں سے اکثر حضرات نے اب تک چندہ ارسال نہیں فرمایا۔

پھر نہ کہنا ہمیں خیر نہ ہوئی !

ان حضرات سے آج پھر درخواست کی جاتی ہے کہ "شمس الاسلام" کی دیرینہ خدمات پر نظر کر کے آئندہ سال کا چندہ دینی آرڈر کے ذریعہ جلد از جلد ارسال فرمائیے اور اگر خدا نخواستہ کسی وجہ سے آئندہ خریداری منظور نہ ہو، تو ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ ہمیں اس سے جلد مطلع

کیجئے۔ اگر آپ نے چندہ نہ بھیجا یا خریداری سے انکار کی اطلاع نہ دی تو "شمس الاسلام" کا آئندہ پرچہ ایک سال کے لئے ان حضرات کے نام بذریعہ دی، پتی ارسال ہوگا جس کا وصول کرنا انکا اخلاقی فرض ہوگا۔ امید کہ جی، پتی واپس کر کے "شمس الاسلام" کو نقصان نہیں پہنچائیے !

سُرخ نیل کا نشان ۲

اُن حضرات کی اطلاع کے لئے جن کے چندہ کی میعاد یکم اگست کو ختم ہوئی۔ براہ کرم یہ حضرات بھی چندہ جلد ارسال فرمائیں۔ ورنہ آئندہ پرچہ ان کے نام بھی بذریعہ دی، پتی روانہ ہوگا۔ چندہ بھیجئے کا پتہ :-

مینجر جریدہ "شمس الاسلام" بھیرہ (پنجاب)

کتاب التفسیر

سورة القمر

نزل کے لحاظ سے مکہ ہے اور اس میں پچیس آیتیں ہیں رکوع ہیں۔

ربط | اس کا ربط سورہ نجم سے یہ ہے کہ اس کے شروع میں تارے کے گرنے سے فناء عالم کی دلیل آفاقی بیان کر کے اور رسالت و کتاب کے منزل من اللہ ہونے اور ملائکہ و جنات و اہل بیت کو بدلائل عقلیہ و نقلیہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اس عالم کے اعمال کی جزا و سزا مکملاً ہم ایک اور عالم میں جس کا نام عالم عقی یا قیامت ہے، دیگے اور وہ عالم دارالجزاء اس عالم دارالعمل کے بعد ظاہر کیا جائے گا۔ جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ظاہر کرنے والا نہیں۔ چنانچہ فرمایا: **اتممت الساعة ليس لهم من دون الله كاشفة** (قریب آنے والی قریب آگئی، جس کو ظاہر کرنے والا بجز خداوند تعالیٰ اور کوئی نہیں)۔

پس سورہ القمر میں فرمایا کہ قیامت آئے گی اور پھر یہ خلاف عادت یعنی انشقاق قمر کے معجزہ سے بھی ظاہر ہو گیا۔ جو اس عالم کے فناء و ہر یاد ہونے کی پوری دلیل ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالشَّقِ الْقَمَرُ

قریب آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند **وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرَضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ** اور اگر دیکھیں کافر کوئی نشانی روگردانی کرتے ہیں اور کہتے ہیں **سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ** جادو دائمی ہے اور جھٹلاتے انہوں نے اور تابع ہوئے اپنی خواہشوں کو **وَكُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقَرٌّ** اور ہر امر کا ایک ٹھیرا ہے اور البتہ تحقیق آگئی ان کے پاس **مِنْ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مَزْجٌ حَكَمَةٌ بِالْعَةِ** اور ہر سابقہ سے وہ چیزیں ہیں ڈانٹ ہے دلیل ہے پہنچنے والی مطلب پر

فَمَا تَعْنِ السَّاعَةُ فَنُتَوَّلَ عَنْهُمْ يَوْمَ

پس نہ فائدہ آیا ان کو ڈرانے والوں سے پس منہ پھرا ان سے جس دن **يَدْعُ الدَّاعِ إِلَى شَيْءٍ نَكُرُ كُشْعًا أَبْصَارُهُمْ** بلائے گا بلانے والا طرف چہرہ اوپر دیکھنے کی ہوگی انسان کی نفسیں **يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ** نکالے جائیں گے اپنی قبروں سے گویا وہ ڈیاں ہیں **مُنْتَشِرٌ مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَوْمَ يُدْعَى** بکھری ہوئی دوڑنے والے ہوں گے طرف بلانے والے کے کہیں گے **الْكَفْرُونَ هَذَا يَوْمٌ عَسِرٌ** کافر یہ دن ہے مشکل

تَشْرِحُ الْفَافِطُ وَصَرَفِي نَحْوِي تَحْقِيقٍ | اقترب باب افتعال

قرب مادہ یہاں خاصہ لزوم الساعة۔ قیامت۔ انشقاق باب انفعال مادہ شق پھٹنا۔ یروا فعل مضارع معلوم مصدر رای بمعنی رویت بصریہ۔ آیتہ نشانی مراد نمونہ قدرت الہیہ بصورت معجزہ نبی۔ یعصروا از اعراض بمعنی منہ پھیرنا انکار کرنا سحر جادو۔ مستمر از استمرار دائمی۔ اھواء جمع ہوا۔ مراد خواہش نفسانی۔ مستقر باب استفعال مصدر میسی۔ یا ظرف زمان یا اسم مفعول معنی قرار پانا یا اپنے وقت پر مقرر کیا گیا یا وقت ٹھیرا ہوا۔ الانباء جمع بناء کی معنی خبر الانباء میں الف لام عوض ہے۔ مضاف الیہ کے جو ائم سابقہ یا انبیائے سابقہ ہو سکتے ہیں۔ مزج جرح ظرف کا صیغہ یا مصدر میسی کیوں کہ مفعول کا صیغہ مصدر کے معنوں میں متعمل ہو سکتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مصدر حقیقت میں وہی مفعول ہے۔ یہ اصل میں تھا مزج جرح از مزج معنی ڈانٹنا افتعال کی تا دال سے بدل گئی اور مزج جرح ہو گیا۔ حکمت بالغة بدل البعض ہے مآت یا خبر ہے بتدا محذوف کی جو بھی ہے۔ حکمت کے معنی ہیں دلیل حکمت کی۔ بالغة کے معنی ہیں وہ دلیل پہنچنے والی مطلب کو۔ تعنی از اغناء ہے پڑا کرنا دور کرنا۔ اتقاء سے سانسین کی وجہ سے یا اگر گشتی۔ السداس یا مصدر ہے بمعنی ڈرنا یا جمع ہے نذیر کی معنی ڈرنے والے۔

یوم ظف زمان مفعول فیہ منصوب بہ یخیر چون متاخرہ شیئی
 فکثر صفت موصوف۔ مگر معنی میں ہے منکر کے، یعنی وہ چیز
 جس کا نفوس انکار کریں۔ اس سے مراد ہے قیامت کا ہول۔
 یا قیامت کے واقعات جن کے وقوع کے بارے میں وہ لوگ
 منکر تھے یا آج کل کے مادہ پرست۔ خشعاً جمع ہے خاشعاً
 کی۔ یہ حال ہے یخیر چون کے فاعل سے۔ یہاں حال ذوالحال سے
 مقدم ہے اور خشوع بمعنی سکون مراد نیچی ہوئی ان کی آنکھیں۔
 یا نظر سے مارے شرم گناہ کے یا ہیبت ذوالجلال والجلد سے۔
 اجداث جمع جدث معنی قبر یا گڑھا مراد دفن جہاں بنی نوع
 انسان کا جسم بعد از الفکاک روح جگہ پاتا ہے۔ خواہ قبر ہو یا دریا
 یا کسی درندہ وغیرہ کا پیٹ اور باقی اجسام مخلوق کو بھی اسی پر
 قیاس کر لیں۔ جہاں اڈی۔ منتشر بکھری ہوئی۔ جہاد
 منتشر میں موتی کے خروج کی ہیئت قضائہ بیان فرمائی۔ گوا
 ہر ایک ہول قیامت و حالات پیش آمدہ قیامت کے خوف
 سے دوسرے سے بے خبر ہوگا۔ مہطعین از اھطاع
 بمعنی اسراع۔ مہطعین از منہ عین۔ یوم عسری
 یوم ذی عسریۃ دن صاحب تنگی۔

مطلب یخیر تفسیری ترجمہ | قیامت قریب آگئی اور پیغمبر
 کے معجزہ سے چاند شق ہو گیا اور اگر یہ لوگ یعنی کفار حضور کے
 زمانہ کے معجزہ کو جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی ایک
 نشانی ہے۔ دیکھ بھی لیں تو اس کو یہ کہتے ہوئے کہ یہ تو ہمیشہ کا
 جادو چلا آرہا ہے۔ منہ پھیر لیتے ہیں اور انکار کرتے ہیں انہوں
 نے اس معجزہ کو جھٹلایا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی (اور
 کہنے لگے کہ اگر قیامت قریب آگئی تو ہمارے سامنے آئے)
 جو اب فرمایا گیا، ہر امر کے ظہور اور وقوع کا ایک وقت مقرر
 ہے۔ لہذا قیامت بھی اپنے وقت مقررہ پر آجائے گی اور ان
 کفار کے پاس پیچھے انبیاء اور ائمہ ماہیہ کے اخبار و حالات
 بذریعہ وحی نبی پر آچکے، جن میں نصاب حقین، مگر ان کو
 ہمارے سمجھانے سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ پس یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم آپ ان سے منہ پھیر لیں اور کنارہ کش رہیں۔ یہ
 جانیں اور ان کا کام آپ نے اپنا فرض تبلیغی پورا کر دیا۔ اب
 ہم ان سے نہٹ لیں گے۔ اب ان کو اس دن ہوش آئے گا
 جس روز ایک بلانے والا یعنی اسرافیل فرشتہ یا ناٹھا اعلیٰ
 لکھنے والے ملائکہ ان کو ایک اوپر سے امر (یعنی حساب اعمال یا
 قیامت کے دوسرے خطرناک واقعات کی طرف بلائیں گے۔
 اور جس دن یہ لوگ اپنی قبروں سے نکالے جائیں گے اور حالت
 ان کی یہ ہوگی کہ اپنی نظروں کو گناہوں کی ندامت اور الٹی
 ہیبت سے نیچے کئے ہوئے ہوں گے اور قبروں سے نکالے
 جانے کے وقت ان کی ہیئت یوں ہوگی کہ جس طرح پتنگے
 مارے مارے منتشر ہو کر پھرتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ بھی
 گھبراہٹ کی وجہ سے پریشان ہوں گے اور کوئی دوسرے کی
 خبر نہیں لیگا۔ اب تو داعی حق کی جانب نہیں آتے، مگر اس روز
 بلانے والے کی طرف دڑ کر آئیں گے۔ اور کفار اس دن کا
 ہولناک عذاب دیکھ کر کہیں گے، یہ تو بڑی سختی کا دن ہے۔

شان نزول

رات کے وقت جمع ہوئے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کو
 سمجھاتے تھے، انہوں نے نبوت کی نشانی مانگی اور حضور لامع انور
 نے فرمایا کہ آسمان کی طرف دیکھو، آپ نے اپنی انگلی سبابہ سے چاند
 کی طرف اشارہ کیا، پس چاند دو ٹکڑے ہو گیا، ایک مشرق کو آیا،
 دوسرا مغرب کو، جب انھوں نے دیکھ لیا، تو پھر دونوں ٹکڑے
 مل گئے (المخصّٰ از کتب تفاسیر متعددہ معتبرہ)

بخاری شریف، ترجمہ فرمایا ابن مسعود نے، چاند حضرت
 کے زمانہ میں شق ہوا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا دریا
 طرف، آپ نے فرمایا یاد رکھو اور گواہ رہو۔ ائمہ اربعہ اور علمائے
 اہل سنت کا اس پر اتفاق و اجماع ہے کہ اشتقاق قرہ حضور
 کے معجزہ سے ہو چکا۔

اس پریشیہ اور اس کا رد | جن حکماء نے اجرام سماوی میں
 خرق والیم کو محال جانتے ہوئے اس معجزہ کا انکار کیا ہے انکے

دلائل کی بنیاد محض توہمات باطلہ و سادس شیطانی پر ہے۔ جن کا بطان علمائے اسلام نے علم کلام میں بدرجہ اتم کیا ہے۔
اعتراف کسی مورخ نے اس واقعہ کو ذکر نہیں کیا۔ بہذا غیر مذہب واسے خاصکر تاریخ پرست نہیں مانتے۔

جواب چاند اس وقت باعتبار کے تمام ملکوں

میں طلوع نہیں ہوا تھا خصوصاً آفاق بعیدہ میں پس چاند کا پھٹنا اور مل جانا ان پر کیسے ظاہر ہوتا۔ اس واسطے وہ اس واقعہ کو نہ لکھ سکے۔ رہے مالک قریبہ کے لوگ وہ بسبب وقت غفلت و غلبہ نوم و مصروفیت اشغال شبینہ اس واقعہ سے غافل ہے نیز یہ واقعہ چند منٹوں کا تھا، اس لئے اس معجزہ کا عام مشاہدہ نہ ہو سکا۔ حضور نے اس معجزہ کی خبر احادیث میں بیان فرمائی ہے کیا احادیث تو یہ عام تاریخی رطب و یابس سے بھی معاذ اللہ کم درجہ میں کہ ان کو تو نہ مانا جائے اور تاریخی رطب و یابس کو تسلیم کر لیا جائے؟

فرقہ پنچریہ کے بانی مہانی اور اس کے مثل مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ سے مثل دیگر مادہ پرستوں کے انکار کرتے ہوئے انشقاق قمر کو قرب قیامت میں عین قیامت برپا ہونے کی علامت قرار دیا ہے۔ ان کو معلوم ہو چاہا جیتے کہ عالم علوی کی بریادی عین قیامت ہے۔ قیامت کے کی علامات کے ظہور کے وقت کس کی مجال کہ وہ آیۃ الہیہ سے اعراض کر سکے یا نبی کے معجزہ بصورت آیۃ الہی کو "سحر ستر" کہہ سکے۔ پس یہاں ماضی کا استعمال ذکر آیۃ واعراض کفا اور ان کا قول "سحر ستر" وغیرہ اس امر کی دلیل ہیں کہ یہ چاند دنیاوی تھا جس کا انشقاق وقوع پذیر ہو چکا۔

ہندوؤں کی پوختیوں میں لکھا ہے کہ جب انشقاق قمر کا ظہور مکہ معظمہ میں ہوا، تو اس وقت راجہ بھوج جو ان دنوں ہندوستان کا بڑا راجہ تھا، اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا۔ اس نے چاند کو آسمان پر دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا اور خوف زدہ ہو کر نیچے اتر آیا۔ صبح ہوتے ہی اپنے نجومیوں

اور کاہنوں اور رتالوں سے اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کی ماہیت پوچھی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے علوم سے اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور حضور کے انشقاق قمر کے معجزہ کی خبر دی موجودہ زمانہ کا فلاسفر شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال مرحوم حضور علیہ السلام کے اس معجزہ اور فتح خیر کا واقعہ بطور صنعت تلمیح صوفیانہ رنگ میں یوں بیان کرتا ہے

عشق بانان جویں خیمہ کشاد

عشق درد اس ماہ چاکے نہاد

استنباطات (۱) ظلیات پر روحانی اثر کسی اور نبی کا

بجز ہمارے پیغمبر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہوا۔ (۲) اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور فوقیت تمام انبیاء پر ثابت ہے۔ (۳) جب آسمان تک حضور علیہ السلام کا اثر روحانی موثر ہے، تو تمام ممالک بعیدہ کے مومنوں کے قلوب کے اقدار تک یہ اثر تا قیام قیامت جاری و ساری رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اولیاء پیدا ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ اور ان کے قلوب نور اسلام سے منور اور منکربین سے ان کا نور قلبی کا اثر قبول کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوتے رہے اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔

آج کی مجلس میں اتنا ہی لکھنا کافی ہے۔ انشاء اللہ کسی دوسری مجلس میں سورہ قمر کی باقی ماندہ آیات کی تفسیر لکھ کر پیش کر دوں گا۔ و ما توفیقی الا باللہ۔

سبحنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔

حرمہ فقیر برکت علی عفی عنہ غلام قبیلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ۔ مدرس فارسی۔ گورنمنٹ ہائی سکول کوٹاٹ

شمس الاسلام کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر میندا مسلمان کا فرض ہے۔

تاریخ و عبر

تاریخ خواج

(۲)

(مولنا امین افغانی کے قلم سے)

خواج سے مناظرہ | اس کے بعد خواج کی ایک جماعت

بن گئی۔ اور انہوں نے حردراء میں جا کر قیام اختیار کیا حضرت

علی رضی اللہ عنہ کے سمجھانے کے لئے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ

کو بھیجا۔ انہوں نے جا کر خواج سے مناظرہ کیا۔ اور انکو سمجھا

کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے ایک خرگوش کے بارے میں بھی دو

آدمیوں کو ثالث مقرر کیا ہے۔ جس کی قیمت ایک آنہ سے

زیادہ نہیں ہوتی۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ حکومت جیسے اہم

معاملہ میں اسلام ثالثی کا قائل نہ ہو۔ قرآن کی آیت ہے :-

مسئلہ تحکیم کے متعلق قرآنی تصریحات "یا ایھا الذین امنوا اکا

تصاریح

تقتلوا الصبیحہ جو شخص جان بوجھ کر مار ڈالے

و انتم مہرم۔ ومن قتلہ منکم

متعذرا فجزاء مثل ما قتل سے اس کا مثل ہے جس

من النعمین یحکم بہ ذوا کا فیصلہ تم میں سے دو

ذوا عدل منکم عدل والے کریں

اگر میاں بیوی کا آپس میں اختلاف ہو۔ تو اس بارے

میں بھی دو آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم مقرر فرمایا ہے

ارشاد ہوتا ہے :-

"وان خفتم شقاق

بینہما فابعثوا درمیان اختلاف کا ڈر ہو

حکما من اہلہ تو ایک حکم مرد کے لوگوں سے

وحکما من اور ایک عورت کے رشتہ دار

اہلہا کی طرف سے مقرر کرلو

ان آدمیوں سے وہ قائل تو ہو گئے، لیکن حضرت علی

کی مخالفت نہیں چھوڑی۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ خود ان

کے پاس تشریف لے گئے (اس وقت ان کا سردار

ابن النکاح تھا) اور صبیحہ ذیل گفتگو ہوئی :-

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب معاویہ کے لشکر نے قرآن اٹھائے

تھے۔ کیا اس وقت میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ یہ فقط ان کی

ایک چال ہے۔

خواج | ہاں آپ نے کہا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب تم نے حکم مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تھا

کیا اس وقت میں اس بات کو سب سے زیادہ ناپسند نہیں

کرتا تھا۔

خواج | بیشک۔ تحکیم کے آپ مخالف تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب تم نے مجھے مجبور کیا تو کیا میں نے نہیں

کہا تھا کہ اگر حکمین اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کریں گے

تو وہ نافرمان ہو گا۔ ورنہ ہم سب اس سے انکار کریں گے۔

خواج | ہاں آپ نے فرمایا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر تم میری مخالفت کیوں کرتے ہو؟

خواج | واقعی آپ نے ان کو ہماری مرضی سے حکم تسلیم

کیا تھا۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ یہ گناہ عظیم ہم سے صادر ہوا

لیکن ہم نے توبہ کر لی ہے۔ آپ بھی توبہ کر لیں۔ ہم آپ کے

ساقہ ہو جائیں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے ہر گناہ کی بخشش طلب

کرتا ہوں۔

چنانچہ ان میں سے دو ہزار آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساقہ

ہو گئے۔

شرقا | اس فرقہ نے اپنے لئے شراۃ (خریدار) نام تجویز کیا

تھا۔ کہتے تھے کہ ہم نے اپنی دنیا کو بیچ کر آخرت خرید لی ہے

ان کا ایک شاعر معدان ایادی کہتا ہے۔

سلام علی من بائع اللہ شایرینا

ولیس علی الحزب المقیم سلام

دیر جمہ، جنھوں نے اپنی جانیں خدا کے ہاتھ میں بیچ ڈالیں، صرف ان پر سلامتی ہو۔

حرمِ روہ | چونکہ انھوں نے جماعت سے الگ حروار میں قیام اختیار کیا تھا۔ اس لئے مسلمانوں میں عام طور پر حرمِ روہ کے نام سے مشہور ہو گئے۔ خوارج میں سے جو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس نہیں ہوئے تھے، انہوں نے عبداللہ بن دہب راہی کو اپنا سردار مقرر کر لیا۔ اور نہروان کی طرف چلے گئے۔ وہاں بصرہ کے قاضی بھی ان سے آئے اور ان کی طاقت بہت بڑھ گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو بارہ لکھا کہ اس گمراہی کو چھوڑ کر مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ مگر وہ اپنی ہٹ پر برابر قائم رہے۔ اور شد و مایت کی طرف سے آنکھیں بند کر لیں۔

خوارج کے وحشیانہ کارنامے | بصرہ کے خوارج جس وقت

شہر چھوڑ کر نہروان آ رہے تھے۔ ان کو رستہ میں حضرت عبداللہ بن خطاب ملے، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حبیب القدر صحابی تھے اور اپنی اہلیہ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، جو حاملہ تھیں۔

انہوں نے حضرت عبداللہ کو پکڑا اور چہار بار کے بارے میں ان سے سوالات کئے۔ حضرت عبداللہ نے ان سب کی تعریف کی۔

جس پر ظالموں نے ان کو پکڑ کر ذبح کیا اور ان کی اہلیہ کا پیٹ چاک کر کے اس کے ساتھ اس کے حمل کو بھی قتل کر ڈالا۔ اور طرف یہ کہ انہوں نے یہ وحشیانہ حرکت مذہب کے نام پر کی۔ ورنہ بنو تمیم

خود ان کے تقدس کا یہ حال تھا کہ اسی سفر میں وہ ایک باغ میں سے گذر رہے تھے۔ کسی دخت سے ایک کھجور گر پڑی تھی۔

جسے ایک شخص نے اٹھا کر منہ میں ڈال لیا۔ اس کے ساتھیوں نے کہا۔ چونکہ تم نے اس کھجور کی قیمت ادا نہیں کی ہے۔ اس کو بھل جانا حرام ہے۔ چنانچہ اس نے وہ کھجور پھینک دی۔

اسی طرح ایک مرتبہ کسی ذمی کا ایک سو کوڑے پر چر رہا تھا۔ ایک قاضی نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے ساتھیوں نے کہا، تم نے اس سو کو مار کر بہت بُرا کیا۔ کیونکہ یہ ایک ذمی کا مال تھا جس کی جان اور جس کا مال ہماری حفاظت میں ہیں

چنانچہ اس نے سو کے مالک کو بلا کر اس کی قیمت دے دی اور اس کو اچھی طرح رضا مند کر کے رخصت کیا۔

خوارج کے ساتھ پہلی جنگ | حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے

ان کو تو قتل کا علم ہوا۔ تو انہوں نے حارث بن عترہ غندی کو تحقیق احوال کے لئے بھیجا۔ انہوں نے اس کو بھی پکڑ کر قتل کر دیا۔ تب مجبور ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے مقابلہ کے لئے

کوفہ سے نکل کر نہروان پہنچے اور حضرت قیس بن سعد بن عبادہ کو خوارج کے پاس بھیجا کہ حضرت عبداللہ بن خطاب کا قاتل میرے

حوالے کر دو۔ اور توبہ کر کے ہماری جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ عبداللہ کو ہم سب نے مل کر قتل کیا ہے۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود جا کر ان کو نصیحت کی،

لیکن انہوں نے ایک نہ مانی۔ اور اپنی جماعت میں اعلان کیا کہ "ان کی باتیں نہ سنو، نہ ان سے گفتگو کرو۔ بلکہ اللہ سے

ملنے اور جنت میں داخل ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

مجبور ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے جہاد کیا اور بہت

لوگوں کو تہ تیغ کر چھوڑا۔ اس واقعہ کو جنگ نہروان کہتے ہیں۔

نخیلہ کی جنگ | یہاں سے بھاگ کر انہوں نے نخیلہ میں

کیمپ لگایا۔ وہاں کوفہ کے دیگر خوارج جو اب تک مذہب تھے

ان سے آکر ملے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بن عباس رضی اللہ عنہ کو سمجھانے کے لئے ان کے پاس بھیجا۔ مگر وہ کب ماننے والے تھے۔ چنانچہ

مجبور ہو کر خود ان کے مقابلہ کے لئے چل دیے اور نخیلہ پہنچ کر

اکثروں کو تہ تیغ کر ڈالا۔ صرف معدودے چند جان بچا کر بھاگ گئے۔ اس طرح بظاہر اس فرقہ کا خاتمہ ہو چکا۔ لیکن ان کے

زہریلے جراثیم ان دنوں بصرہ اور کوفہ میں اس کثرت سے پھیل گئے تھے۔ کہ تھوڑے دنوں بعد فخریت بن راشد نے بنو ناجیہ کے

چند سر بھرے نوجوانوں کو ساتھ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت شروع کی اور سب کے سب کوفہ سے ہجرت کر کے چلے گئے۔

رستہ میں ان کو ایک مسلمان دہقان ملا اس سے پوچھا، تم

مسلمان ہو یا کافر؟

دہقان | میں مسلمان ہوں۔

خارجی | علیؑ کے بارہ تمہارا کیا خیال ہے؟

دہقان | ان کے بارے میں میرا اچھا خیال ہے۔ وہ اہل زمین اور سید البشر ہیں۔

خارجی | اے دشمن خدا! تم اس عقیدے کی وجہ سے کافر ہو چکے ہو! پھر سب نے مل کر اس غریب کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

اس دہقان کے ساتھ ایک ذمی بھی تھا۔ جب اسکی بابت معلوم ہوا کہ وہ غیر مسلم ہے، تو اس کو معاف کر دیا۔

مدار کی جنگ | حضرت علیؑ کو خبر ہوئی، تو انہوں نے زیاد بن حصنفہ کو ایک نکلوتیس آدمیوں کے ساتھ ان کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ خوارج بھی ایک نکلوتیس ہی تھے، مدار میں فریقین کی ٹھہ بھڑ ہوئی، اور ایسی سخت لڑائی ہوئی۔

کہ طرفین کے تمام نیزے اور تلواریں ٹوٹ گئیں۔ رات کو خوارج وہاں سے بھاگ کر اتوازیں چلے گئے۔ زیاد اپنے زخمی سپاہیوں

کی مرہم پٹی کرنے کے لئے بقرہ چلا آیا اور تمام واقعات حضرت علیؑ کو لکھ کر بھیج دیئے۔ انہوں نے خط کو جمع عام میں پڑھا۔

تو معقل بن قیس ریاحی نے کھڑے ہو کر کہا:-

”ایرالمومنین! چاہیے یہ تھا کہ آپ جس شخص کو ان کے مقابلہ پر بھیجتے۔ اس کے ساتھ خوارج سے دس گنا سپاہی ہوتے۔ اگر آپ کے بھیجے ہوئے جرینل کے پاس بھی ان کے برابر سپاہی ہوں۔ تو خوارج ڈٹ کر اس کا مقابلہ کریں گے۔ کیونکہ وہ بھی تو عرب ہیں“

چنانچہ حضرت علیؑ نے زیاد کو واپس بلا لیا اور معقل کو دہزار فوج کے ساتھ ان کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ اور

ابن عباسؓ کو جو بصرہ کے گورنر تھے، لکھا۔ کہ بصرہ کے دو ہزار آدمی بھی ان کے ساتھ کر دو۔ چنانچہ معقل نے چار ہزار

فوج لیکر خوارج کا تعاقب شروع کیا۔ کوہستان راہرمزین ان سے مقابلہ ہوا۔ انہوں نے وہاں کے لاتعداد باشندوں

کو اپنے ساتھ ملا کر اپنی طاقت بڑھائی تھی۔ لڑائی ہوئی اور

ان کے بہت سے آدمی مارے گئے۔ بقیہ السیف ساحلی علاقوں کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے معقل نے ان کا تعاقب کیا۔

وہاں پہنچ کر ان خوارج کے ساتھ نصاریٰ، مردہ و خراج کے ڈر سے بھاگے ہوئے لوگ سارے مل گئے لیکن معقل

نے ڈٹ کر ان کا مقابلہ کیا اور ان کے سردار حضرت کوثرؓ کو مار ڈالا۔

(ششم) حضرت علیؑ کی شہادت | پھر چند خارجیوں نے مکہ معظمہ میں حج پر کفر فیصلہ کیا کہ امیر معاویہؓ، عمرو بن العاصؓ

اور حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دینا چاہیے تاکہ اس فتنہ کا خاتمہ ہو جائے، جو ان تینوں کی وجہ سے مسلمانوں میں پیدا ہو چکا

ہے۔ چنانچہ عبدالرحمن بن ملجم، حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کے واسطے حجاج بن عبداللہ بن کثیرؓ، امیر معاویہؓ کے واسطے اور عمرو بن

بکرؓ قیسؓ، عمرو بن العاصؓ کے واسطے منتخب ہوئے اور فیصلہ ہو چکا کہ ۱۵ رمضان سنہ ۴۰ کو یہ تینوں حضرات قتل کر دیئے جائیں گے۔

قرارداد کے مطابق عبدالرحمن بن ملجم کو فرمایا اور ایک تلوار خرید کر نہ ہرین مجھادی۔ تاریخ مقررہ پر شعیبؓ انجمنی کو

ساتھ لیکر مسجد کے دروازے کے پیچھے کھڑا ہوا۔ صبح صادق کا وقت تھا۔ حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز کے لئے بیدار کرتے

ہوئے مسجد میں داخل ہو رہے تھے کہ شعیبؓ ان پر وار کیا۔ اس کے ساتھ ہی ابن ملجم نے آپ کی چاند پر تلوار باری۔ آپ

نے پکارا ”رب کہہ کی قسم، میں کامیاب ہوا اور اس شخص کو گرفتار کر لو“ ابن ملجم بچنے کے لئے دائیں بائیں تلوار چلا رہا

تھا۔ غیرہ بن نوفل نے اس پر کبل پھینک دیا اور اٹھا کر زمین پر دسے مارا۔ اور اس کے سینے پر چڑھ بیٹھا۔ لوگوں نے حضرت

علیؑ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس کے ساتھ کیا کیا جائے۔ انہوں نے فرمایا۔ اگر تمیں بچ گیا تو پھر جو مناسب ہو گا دیکھا جائے گا۔

اور اگر تمیں اس زخم سے جانبر نہ ہو سکا تو اس کا ایک ضرب کاری سے کام تمام کر دیا جائے۔ ہاں اگر تم اس کو معاف

کرنا چاہو تو یہ زیادہ مناسب ہے۔ تیسرے دن آپ رسول خدا

مرزا ایما

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے

خلیفہ قادیان کی ڈینگوں کے جواب میں ایک نئی کا

باطل سوز بیان

حسب ذیل بیان حکیم عبدالعزیز صاحب کیرٹری
انجن انصار احمدیہ قادیان نے شائع کیا ہے۔ جن میں
مرزا محمود خلیفہ قادیان کی لہن ترانیوں اور بے جا
تعلیوں کا جواب دینے کے علاوہ خلیفہ کو میدان میں
میں آنے کا چیلنج دیا گیا ہے۔ خلیفہ اور اس کی کمپنی کی
حقیقت واقفان حال مرزائیوں پر روز بروز منکشف
ہو رہی ہے۔ اور اگر تحقیق پسند مرزائی اصحاب نے زیادہ
حوصلے اور جرات سے کام لیا اور منظم ہو کر کام کیا، تو
قادیانی کمپنی کا دیوالہ چند روز میں نکل سکتا ہے۔ ہم
دعا کرتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکیم عبدالعزیز
صاحب اور ان کے رفقاء کو مرزا محمود کی غلامی سے
نجات بخشی ہے، اسی طرح ان صاحبوں کو متمیزی
قادیانی مرزا غلام احمد انجمنی کی غلامی کے پھندے
سے بھی خلاصی عطا فرمائے۔ (مدیر)

جناب خلیفہ صاحب نے اپنے خطبہ میں زوردار الفاظ میں
بیان فرمایا ہے کہ اگر حکومت برطانیہ مجھ سے درخواست دعا کرے
تو میری دعا کے سبب حکومت برطانیہ کو یقیناً فتح ہوگی دابستانِ خلافت

۳۰ کا شوق بیٹے کو دیکھنے کے شوق سے زیادہ ہے۔ اس کے باپ
نے کہا۔ اگر یہ بات ہے تو پھر وہ وہاں تھہر لیں۔ یہ سن کر جوڑہ
نے اس کی طرف سے منہ موڑ لیا اور لشکر پر حملہ آور ہوا۔ جہاں
بنوٹے کے کسی آدمی نے اس کو قتل کر ڈالا۔ اس کے قتل ہوتے
ہی خواہجہ میں بھاگ کر پڑ گئی۔ (باقی آئندہ)

ہوئے اور امام حسن نے ابن ملجم کو جہنم وصل کر دیا۔

خارجی اور امیر معاویہؓ | بڑک جو امیر معاویہؓ کو قتل کرنے
پر مامور تھا۔ اس نے تاریخ مقررہ پر دمشق میں امیر معاویہؓ پر حملہ
کر دیا، جبکہ وہ نماز پڑھ کر مسجد سے واپس آ رہے تھے۔ اس ضرب
سے انکی ایک رگ کٹ گئی جس کے بعد ان کے اولاد نہیں ہوئی۔
ایک عرصہ کے بعد زیاد نے اسے قتل کر دیا۔

خارجی اور عمرو بن العاصؓ | مصر میں عمرو بن ابی سلمیٰ حضرت
عمرو بن العاصؓ کی مالک میں بیٹھا رہا۔ اس دن اتفاق سے انکو
پیٹ میں شکایت تھی، نماز کے لئے باہر نہ آ سکے۔ ان کی جگہ حضرت
خارجہؓ نماز پڑھنے کے لئے آئے۔ عمرو نے ان کو حاکم اعلیٰ سمجھ کر
شہید کر ڈالا۔ جب اس کو گرفتار کر کے حضرت عمرو بن العاصؓ کے پاس
لے آئے، تو اس نے حیران ہو کر پوچھا کہ کیا ابن العاصؓ کو نہیں
لے قتل نہیں کیا ہے؟ لوگوں نے کہا تم نے تو حضرت خارجہؓ
کو شہید کر ڈالا ہے۔ اس پر اس نے کہا "اِنَّ دُمْتَ عَمْرًا وَ
اِنَّ اِلٰهَکَ خَارجَہ" میں تو عمرو بن العاصؓ کو چکا تھا، مگر اللہ
کو خارجہؓ کی موت منظور تھی۔ اس دن سے یہ فقرہ عربی کے ضرب
الامثال میں شامل ہو گیا۔

(۱۱) | خوارج اور امیر معاویہؓ | حضرت علیؓ کی شہادت
کے بعد خوارج کے جوہلے بہت بڑھ گئے اور انہوں نے متواتر بغاوت
کے پھندے کھڑے کرنے شروع کر دیے۔ چنانچہ ۱۱ھ میں فردہ بن نوفل
اشجعی جوڑہ اسدی اور ہابس طائی نے خلیفہ میں کیمپ لگا کر امیر معاویہؓ
سے لڑنے کی ٹھان لی۔ امیر معاویہؓ ان دونوں امام حسنؓ سے
صالحیت کرنے کے بعد کو ذرا آئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے وہاں سے
ایک لشکر ان کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا اور خاص کر جوڑہ کو کھجائے
کے لئے اس کے باپ کو بھیجا۔ اس نے جوڑہ کو ہر طرح سے سہایا۔ لیکن
وہ رضامند نہ ہوا۔ تب اس کے باپ نے کہا "میں جا کر تمہارے
بچے کو لانا ہوں، شاید اس کو دیکھ کر تیری شفقت پوری جوش
میں آجائے اور تو اس گمراہی کو چھوڑ کر راست پر آجائے" جوڑہ
نے کہا "ابا جان۔ بھلا مجھے نوب سنان پڑ پڑ کر جان دینے پڑا

بھی جناب خلیفہ صاحب کے اس دعویٰ کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں۔
 مہنہ جناب خلیفہ صاحب کا تعلق بادشاہ اور دعاؤں میں غیر معمولی قبولیت
 ثابت ہو، لیکن ہم اس قدر کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ایک طرف تو خلیفہ
 صاحب برٹش ایمپائر کی وفاداری کا راگ الاپا کرتے ہیں۔ دوسری طرف
 یہ حال ہے کہ ان کی کامیابی کے لیے سچے دل سے دعا مانگ کر نے کو بھی
 تیار نہیں جب کہ رعایا کا ہر سچے بچہ گورنمنٹ سے ہمدردی رکھتا ہے
 اور ان کے عدل و انصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے دلی خلاص سے
 فتح کی دعائیں مانگ رہا ہے۔ اس وقت خلیفہ صاحب حکومت کے
 مصائب میں آوارضا کرنے کا باعث بن رہے اور انہیں الٹا اپنے
 سامنے بھگا چاہتے ہیں اور ان کی کامیابی کو مشکوک نظروں سے دیکھ
 رہے ہیں۔ حالانکہ ہمارے بادشاہ کی کامیابی یقینی ہے۔ ہمیں تو انکی
 وفاداری کی سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیوں مشکلات کی ان گھڑیوں میں
 بھی غیر گورنمنٹ کی درخواست کے دعائیں نہیں کر سکتے۔

لیکن دیکھنا تو یہ ہے کہ خلیفہ صاحب کے اس بلند بانگ
 دعوت میں کہاں تک صداقت ہے اور ان کی دعاؤں کو
 کہاں تک قبولیت حاصل ہے۔ اگر ان کی دعاؤں میں ایسی
 ہی قبولیت ہے، جیسا کہ انھوں نے دعویٰ کیا ہے، تو میں پوچھتا ہوں کہ
 خلیفہ صاحب کی دعاؤں کا الٹا اثر (۱) جب آپ نے احمدیہ سٹورم کے
 ہزاروں روپیہ کے سرمایہ سے جاری کیا
 تھا اور اس میں آپ نے اپنی ذمہ داری

پر لوگوں سے روپیہ لیا تھا، کیا اس میں کامیابی کے لئے دعائیں
 نہ کی تھیں؟ اگر کی تھیں، تو سٹور کیوں تباہ و برباد ہوا، جس کے
 صدمے سے کئی احمدی پاگل ہو گئے۔ اور بہت سارے اپنی تمام
 عمر کی کمائی سٹور میں تباہ و برباد کر کے مفلس و فلاں بن کر رہ گئے۔

دہ، ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی میں قوم کا کس قدر سرمایہ برباد
 ہوا، گلوب ٹریڈنگ کمپنی کا کس قدر سرمایہ تباہ ہوا، گٹھیکڑی
 کا کیا حشر ہوا، پھر قومی سرمایہ سے قائم شدہ بینک ڈپو کا سرمایہ
 کہاں گیا؟ یہ تمام کام جو قومی سرمایہ سے شروع ہوئے اور انکی
 زیر سرچستی جاری رہے اور آپ ان کی ترقی اور کامیابی کیلئے

دعائیں فرماتے رہے۔ کیا پھر بھی ان کا انجام ناکامی نہ ہوا۔ یہی
 وقت آپ کی دعائیں کیوں کارگر نہ ہوئیں؟
 (۲) کیا جناب کو یاد نہیں کہ جب آپ کے نہایت قیمتی گھوڑے
 چور لے گئے اور آپ نے ان کی واپس کے لئے کوئی دقیقہ دوگنا
 نہ کیا۔ گھوڑے تو واپس کیا آئے تھے، الٹا آپ سے بھونکنے کی رقم
 بھی کھا گئے۔ اس وقت آپ کی دعاؤں کو کیا ہوا؟

(۳) پھر کیا جناب کو علم ہے کہ آپ نے دلکش پرفورمری
 کمپنی قادیان (جس کے آپ داہد مالک ہیں) کی ایک شلخ جب
 کٹرہ جیل سنگھ امرت سر میں کھولی، جس کا افتتاح آپ نے
 خود اپنے ہاتھوں سے وہاں پہنچ کر یہی چوری دعاؤں کے
 بعد لیا۔ اس کے بعد جو اس کا حشر ہوا، کیا آپ بھول سکتے ہیں
 اس وقت آپ کی دعائیں کیوں بے اثر ہو گئیں؟

(۴) سارہو زری قادیان کے لئے آپ نے احمدی اجلاس پر
 کس قدر زور ڈال کر سرمایہ وصول کیا۔ ان کا جو حشر ہو رہا ہے،
 وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں کیا اس کے لئے آپ دعائیں نہیں فرماتے؟
 (۵) قاضی محمد علی نوشہروی کو منرائے بھانسی سے بچانے
 کے لئے آپ نے نہ صرف خود ہی دعائیں فرمائیں، بلکہ تمام جماعت
 سے بھی دعائیں کروائیں اور روزے رکھوائے اور قوم کا ہزاروں
 روپیہ خرچ کر کے بیرونی کونسل تک اپیلیں بھی کی گئیں، کیا اس
 وقت آپ کی دعائیں، روزے اور اپیلیں اکارت نہ کیں اور
 قاضی محمد علی کو بھانسی نہ ہوئی؟

(۶) کیا قادیان میں احراء کا نفرنس کو روکنے کے لئے آپ نے
 چوٹی تک کا زور نہیں لگایا اور ہر رنگ میں اس کو روکنے کی کوششیں
 نہیں ہوئیں، پھر کیا احراء کا نفرنس قادیان میں منعقد ہوئی یا نہ؟
 اس وقت آپ کی دعائیں کہاں گئیں؟

(۷) کیا احراء کا نفرنس کے بعد تیر عطاء اللہ شاہ بخاری کو
 پھانسلے کے لئے کوئی کسر باقی رکھی، نتیجہ کیا ہوا، مقدمہ بخاری
 کا فیصلہ آپ کے خلاف ہوا جس کی اپیلیں وغیرہ پر
 قوم کا کم از کم چالیس ہزار روپیہ کا خرچ بتایا جاتا ہے۔ اس وقت

آپ کی دعائیں کہاں جا پھیں؟

(۹) جو ہدی فتح محمد سیال کو (جو آپ کے ناظر اعلیٰ ہیں) جب آپ نے ایکشن کے لیے کھڑا کیا، کیا ان کی کامیابی کے لئے دعائیں نہ کی تھیں، جبکہ ظاہر طور پر قوم کا پسینہ کی جگہ لہو بہا کر کیا ہوا وہیہ مزارع کی تعداد میں بیدریغ بنایا گیا اور صبح سے شام تک آپ خود جری عرق ریزی سے قادیان پولنگ پروٹ گذارتے رہے۔ کیا پھر بھی اس میں ناکامی کا منہ دیکھنا نہ پڑا۔ اس وقت آپ کی دعائیں کیوں رد ہوئیں؟

(۱۰) کیا عزیز احمد قلعی کو کچھ انسی سے بچانے کیلئے آپ نے دعائیں نہ کیں؟ اور قوم کا ہزاروں روپیہ برباد کر کے پرلوی کونسل تک اپیلیں نہ کی گئیں اور کیا آپ کی دعاؤں کا الٹا اثر یہ نہ ہوا کہ جب آپ نے قلعی کو بچانے کے لئے لاہور ہائیکورٹ میں اپیل کرائی تو ہائیکورٹ نے قاضی کو تو کیا بری کرنا تھا، الٹا آپ کے خلاف ہی ریماکس پاس کر دیئے، جس پر آپ نے ایک بیان کے دوران بیا تسلیم کیا کہ ان ریماکس سے جو آپ کے خلاف ہوئے، جو آگ آپ کے دل کو لگی ہوئی ہے، اس کو کوئی پانی ٹھنڈا نہیں کر سکتا۔ اب آپ خدا را فرمائیں کہ اب بھی آپ کی دعاؤں کی قبولیت پر یقین کیا جا سکتا ہے؟

آآ، پھر آپ نے اس آگ کو بجھانے کے لئے تین قابل وکلاء کی خدمات حاصل کر کے ہائیکورٹ میں ریماکس حذف کرانے کی درخواست دی۔ جس کے بالمقابل یہ خاکسار ایک معمولی سے وکیل کو ہی لے کر پیش ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی تمام دعائیں اور کوششیں بے اثر ثابت ہوئیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھ جیسے کمزور بے کس انسان کو فتح دی اور آپ کی اپیل خارج ہو گئی۔

اسی قسم کے اور بیسیوں واقعات ہیں جن کی تفصیل کی اس جگہ

حسن بن صباح کی پیروی

گنجائش نہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ آج تک آپ کی دعائیں الٹا اثر ہی دکھاتی رہیں۔ اس کے بالمقابل آپ کے بعض سادہ لوح مریضوں کا یہ لکھ دینا کہ ہمارا افلاں کام آپ کی دعاؤں سے ہوا، کچھ

حقیقت نہیں رکھتا، کیونکہ ایسے اتفاقی واقعات دنیا میں ہوتے ہی رہتے ہیں اور سادہ لوح مرید ایسے واقعات کو اپنے پیروں کی کرامات ہی ظاہر کیا کرتے ہیں۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ وہ اموجن میں آپ نے پوری کوشش، توجہ اور انہماک سے دعائیں کیں، اور قوم سے بھی کروائیں۔ ان میں ناکامی کیوں ہوئی؟ اس کا توصیف مطلب ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور قطعاً کوئی خاص مرتبہ حاصل نہیں اور نہ ہی آپ کی دعاؤں میں غیر معمولی قبولیت ہے، اور اس وقت آپ کا گورنٹ کو دعا کی درخواست کرنے کے لئے مائل کرنے کی کوشش کرنا محض جن بن صباح والی چال ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے اپنے مقررین کے خلاف ہمیشہ دعا کا پائیرہ بہتیار استعمال کرنے کی بجائے کفار والا لکندہ حربہ بائیکاٹ استعمال کیا۔

اگر آپ یہ فرمائیں کہ اس وقت آپ کو یہ مقام حاصل **مباہلہ کا چیلنج** نہ تھا، جواب ہوا ہے۔ تو ابھی ہماری طرف سے

آپ کو کھلا چیلنج ہے کہ اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ خدا کے برگزیدہ اور مقرب بن چکے ہیں اور وہ الزامات جو آپ کی ذات پر آئے دن لگائے ہیں، غلط اور بے بنیاد ہیں، تو اللہ تعالیٰ کے حضور بل کر دعا کریں اور میدان مباہلہ میں نکلیں، تار و زور کا جھگڑا ختم ہو کر حق و باطل میں فیصلہ ہو اور وہ تمام سعید و رحیم جو آپ کی بریت ثابت نہ کرنے کی وجہ سے ہدایت سے محروم ہو چکی ہیں۔ ہدایت پالے گی وہ تمام احمدی جو اس تنازع کی وجہ سے تذبذب میں پڑ چکے ہیں اور وہ تمام مخلصین جماعت جو منافق قرار دیئے جا چکے ہیں، راہ راست پر آئیں اور وہ تمام اعتراضات جو آئے دن ان حالات کی وجہ سے سلسلہ پر لگ رہے ہیں، ختم ہوں۔

عہ جس نے ایک دفعہ جبکہ وہ جہاز میں سفر کر رہا تھا اور سن میں طوفان آگیا تھا اور جہاز کے غرق ہونے کے امکان کو دیکھ کر یہ پیش گوئی کر دی کہ جہاز صحیح و سلامت کنارے پر نہ جائے گا۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس کے ایک محرم راز نے دریافت کیا کہ تو نے یہ پیش گوئی کس طرح کر دی؟ اس نے کہا کہ اگر جہاز غرق ہو گیا تو تمام جہاز والے ہی ڈوب جائیں گے میری پیش گوئی کو غلط ٹھہرانے والا کوئی نہ رہے گا۔ اگر کنارے کا لگا تو میرا تقدس اور تعلق باللہ کا ذکر نہج جائے گا۔

خاکساریات حکومت پنجاب خاکساروں کی موجودہ آویزش عقل و انصاف اور اصول شریعت کی روشنی میں

(۲)

رازمولانا محمد منظور صاحب لغمانی مدیر الفرقان بریلی
جن حضرات نے "الاصلاح" وغیرہ مشرقی لٹریچر کا مطالعہ کیا
ہے، ان کے علم میں ہو گا کہ مشرقی صاحب نے ملک اور قوم کے تصویبی
احوال کو قطعاً نظر انداز کر کے اپنے خاکسار سپاہیوں کی ذہنی تربیت
خاص تشدد کے اصولوں پر کی ہے جتنی کہ لکھنؤ کے محرکہ میں جب
سابق حکومت یو۔ پی سے ان کا تصادم ہوا تو جن خاکساروں
نے پہنچوں سے پولیس مینوں کو زخمی کر کے اپنی "بہادری" کا ثبوت
دیا تھا۔ مشرقی صاحب نے ان کو انعامات و خطابات کا مستحق قرار
دیا اور "الاصلاح" کے کالموں میں ان کے ان کارناموں کا ذکر کیا گیا۔
مشرقی صاحب کی اس تربیت نے خاکساروں کا دماغ جس قدر
خراب کر دیا ہے۔ اس کا اندازہ کرنا بھی ہر شخص کے لئے دشوار ہے۔
پہلے پانچ کے اصلاح دالے اس مقالہ میں جس میں مشرقی صاحب
نے حکومت پنجاب کے خلاف جنگ کا بلج بجا یا ہے اور تیس ہزار
خاکساروں اور تیرہ سو جانبازوں کو لاہور پہنچ کر سرکس کی چارپائی
کے گرد لاشوں کی بیج لگا دینے کی ہدایت کی ہے۔ اس میں ان کا یہ
اعلان بھی موجود ہے۔

"خاکسار تحریک کوئی دھوکہ پوش لالائوں کی سیمین
نہیں ہے کہ سرسکندر بہادر کی جنبش قلم یا متقیانہ آرزو
سے مٹ جائے اور سب لالے رام رام کرتے ہوئے اور
ہاتھ جوڑتے ہوئے چوبوں کی طرح بلوں میں گھس
جائیں"

پھر چند سطر کے بعد لکھتے ہیں:-

اگر آپ یہ فرمائیں کہ ہماری
مقابلہ میں پوزیشن کا سوال
ہمارے بالمقابل مقابلہ کے لئے نکلیں۔ تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ جن
اس قسم کے الزامات لگ جائیں، اس کی تو اپنی پوزیشن و خطرے میں
پڑ جاتی ہے جب تک وہ الزامات سے بریت ثابت نہ کرے۔ یہی
وجہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام جب چند ذلیل عورتوں نے
اسی قسم کا الزام لگایا تو حضرت یوسف مرحلہ غم سے باہر نہیں نکلے
جب تک بریت ثابت نہیں کر دی۔ یہی طرح حضرت ام المومنین
عائشہ رضی اللہ عنہا پر جب بعض منافقوں نے الزام لگایا، تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سلام کلام
بند کر دیا جب تک اللہ تعالیٰ نے بریت نہیں فرمادی اور شہنشاہ اسلام
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو خطبہ تک بند کر دیا۔ جب تک ایک معمولی معترض
کے اعتراض کا تسلی بخش جواب نہ دے لیا، وغیرہ۔ کیا ان معترضین
میں سے کسی ایک معترض کی بھی پوزیشن ان بزرگوں جیسی تھی۔
اگر نہیں تھی اور یقیناً نہیں تھی، تو پھر ان بزرگوں نے کیوں ان
معترضین کے جواب دینے ضروری سمجھے اور الزامات سے بریت
ثابت کی۔

مکرر چیلنج
بالآخر میں امید کرتا ہوں کہ آپ ضرور میدان مقابلہ میں
نکلیں گے۔ اور اگر آپ نے میدان مقابلہ میں آنے
کی جرأت کی تو میں نہ صرف اکیلا ہی بلکہ کم از کم بیس افراد کو اپنے ہمراہ
لاؤں گا جو دعاء مقابلہ میں شریک ہونگے اور کم از کم دو ہزار ایسے
اشخاص کو بھی ساتھ لاؤں گا جو ہمیشہ کے لئے اس نشان کے زندہ گواہ
بٹھیں گے لیکن اگر آپ اللہ تعالیٰ کی وعید کا یتیمو یتیمو لا ابداً بما قد
ایدھم سے ڈر گئے اور میدان مقابلہ میں نہ نکلے تو یاد رکھیں کہ آپ کے
وہ تمام بلند بانگ دعائیں جو آپ آئے دن پیش کرتے رہتے ہیں، غلط اور
یہ بنیاد ٹھہریں گے اور اسنا پڑ جائے گا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور ہرگز ہرگز کوئی
مرتبہ حاصل نہیں اور آپ کا اپنی طاقت کے نشہ میں ہم کمزور اور سبکدوش
کو منافق قرار دینا غلط اور ظلم عظیم ہے۔ ورنہ کسی ایک خدا کے برگزیدہ کی
مثال پیش کرو، جو منافقوں کے بالمقابل میدان مقابلہ میں نہ نکلا ہو۔ والسلام علی من اتبع الهدی (حکیم عبدالعزیز احمدی سیکرٹری، انصار احمدی
قادیان)

"ہمارے تحریک میں زندہ کانگرس کی طرح گرفتاریاں نہیں۔ ہر سال لار جاننا ہے کہ وہ اپنی حفاظت کیونکر کرے اور حتی الوسع اپنے آپ کو گرفتار نہ دے دے خاکساروں کی غیرت کے منافی ہے کہ وہ اس طرح سالاروں کو جیل کے سپرد کر دیں۔"

اس طرح مشرقی صاحب نے خاکساروں اور جانباڑوں کو حکومت پنجاب سے مقابلہ کے لئے لاہور پہنچنے کا حکم دینے کے ساتھ متشددانہ مزاحمت کی بھی تلقین کی نتیجہ یہ ہوا کہ مشرقی صاحب کی پلائی ہوئی اس شراب تشدد سے محض خاکسار اور جانباڑان کی ہایت کے مطابق لاہور پہنچے۔ اور حکومت پنجاب کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے میدان میں نکلے۔ پولیس نے ان کو روکنا چاہا۔ ابتداءً سنبھایا۔ پھر جبراً روکا خاکساروں نے پولیس والوں پر بھی پیلچہ بازی شروع کر دی۔ جس سے متشدد پولیس زخمی اور بعض افسر ہلاک بھی ہوئے۔ ادھر پولیس کی طرف سے گولیاں چلائی گئیں جس سے بہت سے خاکسار مجروح اور مقتول ہوئے۔ یہ قانونی بحث الگ رہی کہ پولیس والوں کے لئے گولیاں چلانے کے سوا کوئی اور چارہ کار تھا یا نہیں اور پھر انہوں نے ضرورت اور حفاظت خود اختیاری کی حد سے بڑھ کر جوش انتقام میں بلا ضرورت بھی گولیاں چلا کر خاکساروں کو ہلاک کیا یا نہیں؟ لیکن اس سے تو انکار نہیں کیا جاسکتا کہ خاکساروں نے پولیس والوں کی مزاحمت کی۔ اور تشدد کے ساتھ مزاحمت کی۔ اور جبکمان کے امیر مطلق مشرقی صاحب کی تعلیم ہی ان کے لئے یہ تھی، تو کوئی وجہ بھی نہ تھی کہ وہ متشددانہ مزاحمت کی پالیسی اختیار نہ کرتے۔ وہ تو تین سو تیرہ کا جتنا بنا کر "غزوہ پید" کی یاد تازہ کرنے کے لئے نکلے ہی تھے۔

پھر اس خطرناک تصادم کے بعد حکومت پنجاب نے سرے سے خاکسار جماعت ہی کو خلاف قانون قرار دیا لیکن اس کے بعد بھی جب کسی ذمہ دار جماعت یا فرد نے سرسکندہ سے کوئی گفتگو کی تو انہوں نے ہمیشہ ہی جواب دیا کہ اگر خاکسار اپنا رویہ درست کر کے فضائی موجودہ نامواری کو درست کر دیں اور بیرونجات کے جو خاکسار لاہور آئے ہوتے ہیں ان کو اپنے مقام پر واپس

کر کے اپنی صلہ جوئی کا پہلا عملی ثبوت دیں تو حکومت تحریک پر سے پابندی اٹھا سکتی ہے۔ مگر اخبار میں طبقہ کو معلوم ہے کہ خاکساروں کی خود سری کی وجہ سے "قائم اعظم" مشرجاح تک بھی ان سے کوئی بات منوانے سے عاجز رہے۔ باوجودیکہ ۱۹ مارچ کے واقعہ کے بعد وہ اپنی خدمات حکومت پنجاب اور خاکساروں میں صلح کرنے کے لئے پیش کر چکے تھے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ انوب بہادر یار جنگ نے بھی خاکساروں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی خلاف قانون سرگرمیوں کو روک دیں تاکہ حکومت سے مصالحت کے لئے فضا پیدا ہو سکے لیکن خاکسار بہادروں نے ان کی بھی ایک نہ سنی اور انہیں وہ اس غلط پالیسی پر عامل ہیں جسکی نتیجہ میں ۱۹ مارچ سے اب تک متعدد بار پولیس اور خاکساروں میں تصادم ہو چکے ہیں اور گولیاں چلانے کی نوبت آچکی ہے۔

یہ ہیں اس وقت تک کے واقعات اور معاملہ کی صحیح پوزیشن۔
عقل و انصاف کا فیصلہ | اب اگر ایک شخص عقل اور انصاف کے حامی ہو تو اس کو سامنے بھکر بھی فیصلہ کرے۔ جب بھی ان غلط اندیش "سورماؤں" کی ان حرکتوں کی کسی طرح تائید حمایت نہیں کر سکتا جنہوں نے طاعت اور سامان جنگ سے خالی ہاتھ ہونے اور دوسری حکومتوں کے شکوے میں جکڑ بند ہونے کے باوجود اپنے بنیاد غلط لیڈر کے جوشیلے اور اشتعال انگیز الفاظ کے نشیے آکر تشدد کو اپنا شعار بنا لیا ہے۔ اور اس معاملہ میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ ہم نے اپنے نظام سے ہندوستان میں ایک متوازی حکومت قائم کر لی ہے اور اب ہم جو چاہیں وہ کر سکتے ہیں۔

جن لوگوں کو نوجوان خاکساروں کے خیالات معلوم کرنے کا موقع ملا ہوگا۔ ان کو اندازہ ہوگا کہ مشرقی صاحب کی غلط تربیت نے ان کے دماغ کو کس قدر خراب کر دیا ہے اور وہ کیسے کیسے عجیب و غریب خواب دیکھتے رہتے ہیں۔ درحقیقت لاہور میں خاکساروں پر جو کچھ گزری اور جو گزر رہی ہے، اس کی ذمہ داری خود ان کی غلط کاری و بے راہ روی پر اور اس سے زیادہ ان کے

امیر مطلق مشرقی صاحب کی غلط تربیت اور اشتغال انگیزی پر ہے کہ اولاً تو ماحول کی ناسازگاری کے باوجود اُن میں تشدد کی اپرٹ پیدا کی، انہیں لاہور پہنچنے کا حکم دیا اور بصورت تصادم متشددانہ مزاحمت کی تلقین کی، بلکہ سرسکندہ کی چارپائی کے گرد لاشوں کی سیج لگا دینے کی بھی صریح الفاظ میں ہدایت دی۔ اور جب ان کی اس غلط رہنمائی کی بدولت لاہور میں خون خرابہ ہو گیا اور خود بدولت کو بھی حراست میں لے لیا گیا تو صاف یہ کہہ کر الگ ہو گئے کہ "یہ جو کچھ ہوا میرے احکام کے خلاف ہوا" حتیٰ کہ یہ بھی لکھ دیا کہ "میں نے خاکساروں کو لاہور پہنچنے کا حکم ہی نہیں دیا تھا"۔

بہر حال لاہور کے خونی حادثہ کی زیادہ تر ذمہ داری خود خاکساروں اور مشرقی صاحب ہی پر عائد ہوتی ہے اور کسی طرح بھی اس سلسلہ میں ان کی حمایت یا بہت افزائی قرین عقل و انصاف نہیں کہی جاسکتی

شریعت اسلامیہ کا فیصلہ | یہاں تک کی ہماری بحث کے عام اصولوں کے ماتحت تھی لیکن اگر شریعت اسلامیہ کی روشنی میں اس مسئلہ پر غور کیا جائے تو فقہیہ کے مفصلہ بالا پہلوؤں کے علاوہ بلکہ اُن سے بھی پہلے اس پر غور کرنا ہوگا کہ یہ جماعت اسلام اور مقاصد ملت اسلامیہ کے لئے مفید ہے یا مضر؟ پس جو لوگ اپنے غلط معلومات کی بناء پر اس کو مفید سمجھتے ہوں یا اس بارہ میں کوئی روشنی اپنے سامنے نہ رکھتے ہوں، اُن سے اس وقت میرا خطاب نہیں۔ البتہ اتنا اُن سے بھی عرض کر دینا کہ وہ میری کتاب "خاکساری تحریک مذہب و سیاست کی روشنی میں" ملاحظہ فرمائیں (جس امید کرتا ہوں کہ جو شخص بھی انصاف اور سچائی کو پیش نظر رکھ کر اس کو دیکھیگا۔ اس پر یہ حقیقت پوری طرح منکشف ہو جائیگی کہ خاکسار تحریک مسلمانوں کے مذہب کے لئے ایک سخت فتنہ اور ان کی سیاست کے لئے زبردست خطرہ ہے) اور اس کے

بعد یہ حضرات بھی میرے اس معنوں کے مخاطب ہو سکیں گے کیونکہ اس میں میرا خطاب صرف اُن ہی حضرات سے ہے جو یہ جانتے ہیں کہ یہ تحریک اور یہ جماعت مسلمانوں کے مذہب اور ان کی سیاست کے لئے ایک فتنہ اور مفسدہ ہے لیکن لاہور کے تازہ واقعات اور شہری فتنے نے ان کی قوت فیصلہ کو باؤف کر دیا ہے۔ اور وہ لاہور کے اس قضیہ میں خاکساروں کی جنبہ داری کر رہے ہیں۔ اُن حضرات کو غور فرمانا چاہیے کہ دین کو نقصان پہنچانے والی کسی فتنہ انگیز تحریک یا جماعت کے خلاف کسی حکومت کی سخت گیری (اگرچہ وہ حفاظت دین کی نیت سے نہ ہو اور اگرچہ سختی کی نیرازی حکومت اسلامی حکومت) بھی نہ ہو اس تحریک یا جماعت کی اصل حیثیت کو نہیں بدل دیتی اور ایسی صورت میں بھی اس کی حمایت "تعاون علی الناف و العداۃ" ہی ہوگی۔ بالخصوص جبکہ وہ خود ہی اپنی غلط کاریوں سے حکومت کو اس سخت گیری کے لئے مجبور بھی کر رہی ہو۔

رہا یہ کہ بہت سے خاکسار نیک نیتی اور اسلامی فوجی تنظیم کے صادق جذبہ سے اس تحریک میں شامل ہیں اس لئے وہ ہماری حمایت و ہمدردی کے مستحق ہیں۔ تو یہ بھی محض مغالطہ ہے۔ اگر ایک تحریک اور جماعت کا محزب دین اور مقاصد اسلامیہ کے خلاف ہونا یقینی طور پر معلوم ہے تو کچھ سادہ لاجوں کا نیک نیتی سے اس میں شریک ہو جانا ماننا سچ اور حکم شرعی کو نہیں بدل دیتا۔ کون کہ سکتا ہے کہ آج اور قریب اور اسی قسم کی دوسری باطنی تحریکوں اور خطرناک فرقوں کے سب شرکاء بد نیت تھے اور ان تحریکوں کو خلاف اسلام جاننے ہوئے اس میں شریک ہو گئے تھے حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے فتنوں کے حامی زیادہ تر ایسے سادہ لوح ہی ہوتے ہیں، جو کسی مغالطہ کا شکار ہو کر اس کو ایک بہترین کام اور اعلیٰ درجہ کی نیکی سمجھ کر پھنس جاتے ہیں اور یہ اس راہ میں جو قربانیاں کرتے ہیں، نیک نیتی ہی سے کرتے ہیں۔ لیکن قرآن ایسے

سادہ شیعہ مشن

شیعوں کے ایک سوال کا جواب

(افادیت حضرت امیر حزب لافضاد بھیرو ایدہ اللہ)

سوال | اہل اے علاقہ کے شیعہ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کا جنازہ اگر حضرت علی (ع) نے پڑھا ہو تو کسی کتاب میں دکھاؤ۔ چونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان حضرات کا جنازہ نہیں پڑھا لہذا ثابت ہوا کہ آپ کے تعلقات آخری وقت تک ان سے کشیدہ رہے۔
(خریدار ص ۱۶)

جواب | شیعوں کا یہ سوال معقولیت پر مبنی نہیں۔ ہم اگر شیعوں کی معتبر کتب سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ان بزرگوں کے جنازہ میں شامل ہونا ثابت کروں تب بھی شیعوں کی تسلی نہیں ہو سکتی۔ شیعوں کے مذہب کی رو سے سنی مسلمان کا جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ البتہ سنی میت کے لئے نماز جنازہ میں حسب ذیل دعا مانگی جائے۔

اللھم اعلیٰ جوفہ ناداً وقبراً یا اللہ اس کے پیٹ اور قبر ناداً وصلیط علیہ لحيات و کو آگ سے بھر دے اور اس العقادب (جایح عباسی باب ۱۴) پر سانپ اور کچھو مسلط کر دے

(بقیہ خاکریات از صفحہ ۱۵)

غلط کار احمقوں کو معاف نہیں کرتا بلکہ اسکا صاف اعلان کرتا ہے کہ جو بکر گیموں کاٹنے کی امید رکھنے والے احمق زیادہ خسارہ میں ہیں

قل هل ابدئکم بالاکسیرین اعمال میں زیادہ
الذین ضل سبیلہم فی خسارہ میں ہیں۔ وہ وہ لوگ
الحیلۃ الدنیا و ہیں جن کی کوشش اس دنیا
ہم یحسبون میں (غلط) ہوں پر صرف ہو کر

شیعوں کی معتبر کتاب تنقیۃ النجوم ص ۱۳ پر لکھا ہے کہ اگر میت سنی و خلاف مذہب ہو تو بیدار چوختی تکبیر کے کہے۔ اللھم اخذ عبدک فی عبادک و بلادک اللھم اخذہ عنک ابک (اے خدا اس میت کو اپنے بندوں میں اور شہروں میں ذلیل کر۔ اے خدا اس کو ناریہ جہنم سے جلا اور اس کو سخت ترین عذاب دے)

اسی طرح جامع جعفری جلد اول کے صفحہ ۱۱۶ پر بھی یہی دعا مرقوم ہے۔ لہذا شیعوں کے ساتھ اصولی گفتگو مبنی چاہیے۔ ہم اگر لافضاد حوالوں سے یہ امر ثابت کر دیں کہ شہر خدا سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر و حضرت عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جنازوں میں شمولیت اختیار کی تھی۔ تو شیعہ جواب میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تقیہ کے طور پر جنازہ پڑھا تھا۔ اور جنازہ میں ان کے لئے بد دعا کی تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔

نیز شیعوں کی معتبر کتاب جامع عباسی باب ۲ کے صفحہ ۵ پر مرقوم ہے کہ نماز میت واجب کفائیست یعنی ہر گاہ شخص بگذارد اذہم کس ساقط است۔ یعنی نماز جنازہ واجب کفایہ ہے۔ اس میں سب مسلمانوں کی شمولیت ضروری نہیں۔ لہذا کسی کے جنازہ میں عدم شمولیت میت کے ساتھ نفرت کی دلیل

اھم یحسنون | صنائع ہوئی۔ اور وہ اس گمان
صنعاہ میں ہیں کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں
الغرض اگر کوئی شخص اپنی غلط فہمی اور حماقت سے کسی
مذہب دین فتنہ اور مخالف اسلام تحریک کو خدمت دین کا ذریعہ
جھک کر اس میں شریک ہو جائے اور پھر اس سلسلہ میں کسی حکومت
کی طرف سے نثار بننا پڑے تو صرف اس بنا پر وہ ہمارے
ممدوری اور حمایت کا مستحق نہیں ہو جاتا۔ کہ وہ نیک نیتی
سے اس فتنہ میں شریک ہو گیا ہے۔

کوائف ادا مرثیہ
عالمہ محمدیہ

قائد العساکر فوج محمدی کا تبلیغی دورہ

موسیٰ خیل | مارچ ۱۹۷۷ء کو حضرت مولانا محمد الزمان شاہ صاحب قائد العساکر کی متواتر سہ روزہ تقریر کے بعد فوج محمدی موسیٰ خیل کے حسب ذیل عمدہ دارنا مزد کئے گئے :-

امیر العسکر امجد عبداللہ صاحب صوفی . نائب امیر العسکر صوفی خواجہ غلام محمد صاحب . ناظر فوج : امیر غلام محمد صاحب . ناظر : سعد اللہ خاں صاحب . ناظر عمومی : محمد یعقوب صاحب صدر مجلس منتظمہ :- مولانا محمد عبدالرحیم صاحب . ناظر اول : محمدیات خاں صاحب .

موسیٰ خیل میں رضا کاروں کی تعداد ۱۶۴ سے زائد ہو چکی ہے . ابھی مزید بھرتی جاری ہے .

چند اشخاص مزاحم ہوئے . مگر ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جھڑکا اور ان کے ناپاک مقصد میں مزاحم ہونے سے علامہ ابن خلدون نے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ صرف جنازہ میں شامل ہوئے بلکہ تدفین میں بھی شامل رہے .

علامہ ابن خلدون ان مومنین میں سے ہیں جن کی روایت و روایت کوئی تاریخ میں متنازعہ حاصل ہے لہذا ہم ان کی تاریخ کے ہی مذکورہ حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں . نیز جن بزرگوں کی زندگی میں ان کی اقتدا میں پانچویں ہی وقت کی نمازیں سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ادا کرتے تھے ، ان کے جنازہ کی نمازیں سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی عدم شمولیت کا بار ثبوت شیعہ مترض کے ذمہ ہے . ہذا امانتاً واللہ اعلم بالصواب .

نہیں بن سکتی بلکہ ہے کہ ایک شخص نہایت اہم دینی فریضہ ادا کرنے میں مشغول ہو اور اس کی بنا پر جنازہ میں شامل نہ ہو سکے پس اگر کوئی بزرگ کسی میت کے جنازہ میں شامل نہ ہو سکے تو اس بناء پر میت کو قابل طعن قرار دینے والا عقل و خرد سے بیگانہ قرار دیا جائے گا .

رئیس المومنین علامہ ابن خلدون اپنی تاریخ کی جلد سوم در باب انتقال سیدنا ابی بکر رضی اللہ عنہ تحریر کرتے ہیں کہ : مرض موت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ و دیگر صحابہ مشورہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین نامزد فرمایا . اور علامہ حلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ الخلفاء میں روایت کیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مرض الموت میں عرض کیا کہ عرض کے بجائے ہم کسی کی خلافت پر راضی نہیں ہو سکتے . یہ روایت تاریخ ابن عساکر میں بھی موجود ہے . اس سے معلوم ہوا کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ آخری وقت تک سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صادق رفیق اور یلیع رہے .

علامہ ابن خلدون اپنی تاریخ کی جلد چہارم میں لکھتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زخمی ہونے کے بعد آپ کے سر ہانے سیدنا علی و سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم بیٹھے رہے اور تیمارداری میں مشغول رہے . اور نماز جنازہ کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے جد اطر کو قبر میں اتارنے والوں میں بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ شامل تھے . امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بلوایوں نے مدینہ میں ہلڑ پھار کھا تھا کسی کو حوصلہ نہ تھا کہ امیر المومنین کی تدفین و تحفین و جنازہ کا اہتمام کرے . علامہ ابن خلدون اپنی تاریخ کے جلد چہارم میں لکھتے ہیں کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی امداد سے جبیر ابن مطعم و دیگر صحابہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جنازہ کو اٹھایا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بھی جنازہ کے ہمراہ تھے . بلوایوں میں سے

مواصلت

مدرسہ نصرۃ الحق خفیہ امرت سر

انجن نصرۃ الحق خفیہ امرت سر تقریباً چالیس سال ہوئے۔ مدرسہ نصرۃ الحق خفیہ کی بنیاد اسلام کی صحیح تعلیم و اشاعت و ترقی کیلئے ڈالی گئی تھی۔ اپنے ہی فرض کو مدرسہ نذرہ نے جلیل القدر علماء کرام اور عزیز رؤسا و مشہر کی زیر سرپرستی ہمیشہ حق و خوبی کیساتھ انجام دیا ہے جبکہ یہ خوشگوار و خوشگوار ہے کہ صدر طلباء تعلیم دین کے حصول کے بعد ملک کے مختلف علاقوں اور شہروں میں تبلیغ دین و اشاعت مذہب کا کام نہایت خوش اسلوبی کیساتھ انجام دے رہے ہیں۔

اراکین انجن نے صرف دینی تعلیم ہی پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ ضروریات زمانہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے الشہ شریعہ کی تعلیم کا بھی انتظام کیا اور بہت سے طلباء کو پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میں بھیجا۔ الحمد للہ کہ ان میں سے طلبہ کی ایک کثیر تعداد کامیاب ہو کر برہمروڈ گار ہے۔

بائیں جمہ اہل اسلام کی لاپرواہی کی وجہ سے مدرسہ کی مالی حالت بہت حد تک کمزور ہو چکی ہے اور اگر خدا نخواستہ یہی حالت رہی تو بہت ممکن ہے کہ اس ادارہ نے قرآن پاک، احادیث نبوی، فقہ اور دیگر علوم اسلامیہ کی نشر و اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اور جو اب تک اس کامیابی کے ساتھ چلایا جاتا رہا ہے، وہ مسدود ہو جائے اور اس جو فرائض عظیمہ قوم کو حاصل ہو رہے تھے، وہ ہاتھ سے جاتے رہیں۔

لہذا آپ کی خدمت میں التماس ہے کہ ازراہ حبیب قومی و ملی اپنے اس چرچانے ادارہ کی طرف خاص توجہ مبذول فرمائیں اور اس کی مالی اعانت فرما کر عند اللہ بجا برو عند الناس مشکوہ ہوں۔

ہمیں امید کامل ہے کہ جناب اس مدرسہ کو اپنے گوشہ چشم التفات سے محروم نہیں رکھیں گے۔ والسلام

الذی اعان الی الخیر:- (خواجہ) غلام محی الدین جی، آسے، ایل، ایل،

نبی ایڈووکیٹ، سیکریٹری انجن نصرۃ الحق خفیہ امرت سر
برائے ناشر اسلام الدین (قاسمی)، ہتم مدرسہ انجن نصرۃ الحق خفیہ و خطیب
مسجد جامع خان بہادر میاں محمد جان صاحب مرحوم۔ امرت سر

فیصلہ تنازعات | موسیٰ خیل میں شیخ عطاء الرحمن صاحب دوسلم کا چند ہندوؤں کے ساتھ تنازعہ تھا۔ یہ مراد خطرناک نوعیت اختیار کرنے والا تھا۔ اور ممکن تھا کہ ہندو مسلم کشیدگی کا باعث بن جائے مگر قائد العسا کا صاحب نے تمام معاملہ نہایت خوش اسلوبی سے طے کر دیا اور فریقین کے درمیان کشیدگی دور ہو گئی اور انہوں نے قائد العسا کا صاحب کے منصفانہ فیصلہ کو قبول کر لیا۔ محمد عبداللہ صاحب امیر العسکر موسیٰ خیل نے ایک ماہ کے لئے رخصت طلب کی۔ چنانچہ قائد العسا کا صاحب نے رخصت منظور کر کے ایک ماہ کے لئے خواجہ غلام محمد صاحب کو ان کی جگہ کام کرنے کا حکم دیا۔

بورہ خیل ضلع میانوالی | حضرت مولانا سید فخر الزمان صاحب قائد العسا کر ۲ جولائی کو بورہ خیل تشریف لے گئے۔ دو روز حضرت ممدوح کی موثر تقاریر ہوئیں۔ ۲۶۹ رضا کار فوج محمدی میں بھرتی ہوئے اور حسب ذیل عہدہ داران کی نامزدگی عمل میں آئی۔

امیر العسکر۔ مولوی ایاز خان صاحب۔

نائب امیر العسکر۔ حافظ گل محمد صاحب۔

ناظم فوج۔ خان معاذ خان صاحب۔

ناظم اول صوفی محمد خاں صاحب۔

ناظم دوم۔ مولانا خاں صاحب۔

ملاوہ ازیں مجلس منتظر کے صدر مولانا عطاء الرحمن صاحب

صدر۔ مولوی غلام رسول صاحب ناظم عمومی۔ اور مولوی حافظ دوست محمد صاحب خازن مقرر ہوئے۔

قاسمی کاپی | بعض حضرات اب تک میرے نام "ضیاء الاسلام" کے پتہ پر خط و کتابت فرما رہے ہیں۔ حالانکہ میں "ضیاء الاسلام" کیساتھ قلم کے تحتات منقطع کر چکا ہوں میرے نام پر ذیل پتہ پر خط و کتابت ہونی چاہیے، ورنہ خاک کے فضائع ہونے کا اندیشہ ہے
دیر نادہ محمد بہادر الحق قاسمی۔ گلوالی دہلہ۔ امرت سر

فوج محمدی کا دستور العمل

فلاک انفتخ و یومض نور و درازندیم

بہارِ نبوت سے درخشاں ہو

دعوتِ عمل

دورِ حاضرہ میں فتنن و الحاد کے مقابلہ کے لئے صحیح اسلامی تنظیم کی ضرورت عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی۔ حامیانِ ملتِ ربینا و علماءِ مان سید الانبیاءؑ بنے نابی کے ساتھ کسی ایسے قائد کی تلاش میں تھے جو انہیں بزورِ اولیٰ کے اسلام کی طرف ہتھائی کرے اور ان کے قلوب کو صحیح اسلامی جذبہ عمل سے آشنا کرے اس عرصہ میں اسلام کا نقاب اور گھڑ کرکھی فتنہ پرداز اور ملحد رد و منہا ہوئے جنہوں نے جہاد و غزائے نام پر مسلمانوں کو اتحاد و دوسریت کی بات لے جانا چاہا۔ وہ اپنے ناپاک مقاصد میں کسی حزنک کامیاب بھی ہوئے مگر حق کا انتخاب ناپذیری میں چپکا۔ اسلام کی نورانی کرنوں سے ظلمت کا دوختم ہوا اور شمالی پنجاب میں خادمانِ اسلام نے "فوج محمدی" کی تحریک کا آغاز کر دیا۔ الحمد للہ کہ اس تحریک نے قلیل عرصہ میں علمائے اسلام مشائخِ عظام اور زعمائے اسلام سے حراجِ تحسین حاصل کیا اور یہ تحریک صوبہ سرحد سے جگہ جگہ تک دعوتِ پذیر ہوئی گئی سربراہانِ جوانوں نے اس تحریک میں شامل ہو کر خدمتِ دین میں کاغذ کی پتھر ڈھکی کھپ چوئے عسکری مظاہروں نے ملت کے قلوب میں ولولہ عمل پیدا کر دیا۔ اور آج جس قدر سرد لغز نری و مقبولیت اس تحریک کو دن بدن حاصل ہو رہی ہے اسکی مثال کسی اور تحریک میں نہیں مل سکتی۔

فوری تشکیلات میں پنجاب نے عسکری مظاہروں اور پریڈ وغیرہ پر پابندی عائد کر دی نیز حالات میں کئی انقلابات رونما ہوئے لہذا ارجو ہے کہ فوج محمدی کے ارکان کی مجلسِ مشاورت بمقامِ میانوالی منعقد ہوئی جس میں حالاتِ حاضرہ پر غور کرنے کے بعد دستور العمل میں مناسب تبدیلی و ترمیم کی گئی۔ ادارہ عالیہ کا منظم پہلے ٹیکسلا میں تھا۔ مگر سالِ ۱۳۵۷ء کے لئے بھیرہ ضلع شاہ پور کو صدر مقام قرار دیا گیا۔

ٹیکسلہ کے باہمتِ مخلص اور سرگرم کارکنوں نے تحریک کو جس خلوص اور اثبات سے کامیاب بنایا اس کا اعتراف کرنا احسانِ فراموشی کے

برابر ہو گا۔ فوج محمدی کی تحریک میں انصارِ المسلمین ٹیکسلہ کے کارکنوں کو اولیت کا فخر حاصل ہے خصوصیت کے ساتھ مولانا محمد داؤد صاحب مولانا حکیم محبوب عالم صاحب، مولوی محمد بان صاحب، مولوی علامہ الدین صاحب کی خدمات الائن تحسین و آفرین ہیں اللہ تعالیٰ ان اکابر کی خدمت کو قبول فرمائے اور انہیں ملتِ اسلامیہ کی خدمات کے لئے بیش از بیش توفیق عطا فرمائے، آمین۔

میانوالی کے اجلاس میں حضرت صاحبزادہ محمد زین الدین صاحب سجادہ نشین نرگ (ضلع میانوالی) قائدِ اعظم تحریک مقرر ہوئے ہیں صاحبزادہ محمد نحر زمان صاحب قائدِ الحاکم مولانا بخش صاحب صدر انصارِ المسلمین راولپنڈی قائدِ تبلیغ مولانا محمد داؤد صاحب قائدِ ضبط اور مولانا عبدالحی صاحب عبوی قائدِ احتساب منتخب ہوئے اور تحریک کو ملک کے طول و عرض میں پھیلانے کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا گیا۔ تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ سر جگہ عبید اللہ عمل کے مطابق سرگرمی و کوشش شروع کریں اور اپنے کام کی پزیرہ روزہ پوٹیں ادارہ عالیہ میں ارسال کرتے ہیں نیز سر جماعت کا فرض ہے کہ جماعت کے ترجمان یعنی جریدہ شمس الاسلام بھیرہ کی توسیع اشاعت میں حصہ لے۔

ساحجی تھوڑا احمد گجری کان الدلہ منجانب ادارہ عالیہ محمدیہ عسکریہ

۱۔ فوج محمدی کے اصول

۱۔ مسلمانوں کو متحد کرنا۔

۲۔ نیکی کی تلقین اور بدی سے اجتناب کی ہدایت کرنا۔

۳۔ ایمان والوں کی دلداری و کمکداری۔

۴۔ دین و ملت کے اعداء سے بیزاری

۵۔ والدِ انضمام فطرتِ انشخاص کے ساتھ مناظرہ و مباحثہ یا مجادلہ سے اجتناب۔

- ۶۔ احکام شرع کی پابندی،
- ۷۔ اصلاحِ روم یا اتباعِ سنت
- ۸۔ مسلمانوں کی اقتصادی تلاح و بہبود کیلئے جدوجہد
- ۹۔ صداقت و امانت۔
- ۱۰۔ بلا لحاظ مذہب و ملت وحدتِ خلق
- ۱۱۔ غلبہ اسلام اور مسلمانوں کی سر بلندی کے لئے ہر ممکن ایثار و سرفروشی کے لئے تیار رہنا۔
- ۱۲۔ اپنے افسران بالا کے سر اس حکم کی اطاعت و شمولیت کی واضح تصریحات کے خلاف نہ ہو۔
- ۱۳۔ سپاہیانہ زندگی اختیار کرنا
- ۱۴۔ فترت کی نئی نئی سیاسی و مذہبی فرقہ بندیوں سے الگ رہنا۔

۲۔ حلف و وفاداری

فوج محمدی کے ہر رضا کار کے لئے حسب ذیل الفاظ میں حلفیہ اقرار کرنا لازمی قرار دیا جاتا ہے اس اقرار کے بغیر کوئی شخص فوج محمدی میں شامل نہیں ہو سکتا۔

”اللہ ایک ہے لا شریک ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخری پیغمبر ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے یا اپنی اطاعت کو مطلق اور غیر مشروط قرار دے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، سیدنا ابوبکر، عمر، عثمان و علی رض و دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین امت کے لئے بخیر ہوتا ہیں۔ امیر المومنین، امیر المومنین، امام مالک، امام شافعی، امام احمد و حنبلیہ و غیرہ امت کی پیروی باعثِ نجات ہے نجات کا مدار عقائد کی صحت پر ہے عقائد کے ساتھ نال ہونا ضروری ہے عقائد کے بغیر عمل کوئی چیز نہیں“

۳۔ فوج محمدی کے رضا کاروں کے اقسام

فوج محمدی کے رضا کاروں کے مدارج حسب ذیل ہونگے

- ۱۔ مجاہدین، جو روزانہ اسلام و مسلمین کی خدمت کیلئے حاضر و غائز کریں گے
- ۲۔ ارکان، جن کا مہینہ میں ایک بار حاضر ہونا ضروری ہوگا۔

۳۔ معاونین، جو روزانہ یا ہفتہ وار حاضری سے مستثنیٰ ہونگے مگر انہیں کچھ عرصہ پہلے ایسے عسکر کے ماتحت تربیت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ بعد ازاں ایسے عسکر کی سند حاصل کرنے کے بعد جماعت کی مالی امداد ہر ماہ متعلق طور پر کیا کریں گے۔

۴۔ ہمدرد جو صرف عند الطلب حاضر ہوا کریں گے مگر ہر قسم کی مالی یا اخلاقی امداد ارکان کے فرائض میں شامل ہوگا۔
یہ واضح رہے کہ بغیر عام یا ایکپ کے وقت ایسے عسکر کے حکم سے اول الذکر تین اقسام کے لئے حاضر ہونا ضروری ہوگا۔

بائی اٹلا

تنبیہ

فوج محمدی کا سند و ستان کی کسی سیاسی جماعت سے الحاق نہیں ہے اس تحریک کا ملکی یا غیر ملکی سیاسیات سے قطعاً کوئی تعلق نہیں حکومت کے احکام کی خلاف ورزی بھی اسکے لائحہ عمل میں شامل نہیں ادارہ عالیہ محمدیہ کا کوئی کون کسی سیاسی جماعت میں عمدہ قبول نہیں کر سکتا یہ تحریک خالص مذہبی تحریک ہے اس میں ہر خیال کا مسلمان آفرانامہ حلف و وفاداری کے بعد شامل ہو سکتا ہے رضا کاران فوج محمدی کو سختی کے ساتھ ان امور پر کا بند رہنا چاہیے جس طرح سیاسی جماعتوں میں مذہبی اختلاف قابل اعتنائیں اسی طرح فوج محمدی میں سیاسی اختلافات کو قابل اعتناء سمجھا نہیں جاتا ہم چاہتے ہیں کہ مسلمان لیگی ہوں ما احراری کا کجوسی ہوں یا اتحاد الہی۔ مگر مذہبی لحاظ سے مسلمان ہیں اور ایمان کی مناع کو کسی کے حوالہ نہ کریں۔ (الحمد للہ)